ہفت وار رسالہ:450
WEEKLY BOOKLET:450

(امیرِ اہلِ سنّت کا بیان)

نیک اعمال پر اِستِقامت پانے کے طریقے

صفحات:16



20 سال سے ایک چیز کی طلب 06
30 سال سے دو چیزوں کا علاج 10
بے مثال عاجزی کی مثال 12
دُعائے مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم 15

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرت علامہ مولانا ابو بلال
محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

نیک اعمال پر استقامت پانے کے طریقے (1)

دُعائے عطّار: یاربِّ کریم! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ "نیک اعمال پر استقامت پانے کے طریقے" پڑھ یا سُن لے اُسے نیکیوں پر استقامت دے اور اسے ماں باپ اور خاندان سمیت جنّتُ الفردوس میں بے حساب داخلہ نصیب فرما۔ اٰمین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: "تم اپنی مجلسوں کو مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھ کر آراستہ کرو کیونکہ تمہارا مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بروزِ قیامت تمہارے لئے نور ہو گا۔"

(جامع صغیر، ص280، حدیث:4580)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰهُ علٰی مُحَمَّد

بِلّی کی اِستقامت

تابِعی بُزُرگ حضرتِ اِمام شَعْبی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: زِیاد کے غلام عَجْلان نے مجھے بتایا کہ زِیاد جب گھر سے نکلتا تو میں اُس کے آگے آگے مسجد تک جاتا اور مسجد میں داخل ہونے کے بعد اُس کے بیٹھنے تک آگے آگے ہی چلتا، ایک دن اس نے ایک بلّی کو دیکھا جو گھر کے ایک کونے میں بیٹھی تھی، میں اُسے بھگانے کے لئے جانے لگا تو زِیاد نے کہا: اِسے چھوڑ دو، دیکھتے ہیں یہ کیا کرتی ہے، پھر اس نے ظہر کی نماز پڑھی اور واپس آ گیا، ہم عصر پڑھ کر جب واپس آئے تب بھی وہ بلّی وہیں تھی، سورج غُروب ہونے سے کچھ دیر پہلے ایک چوہا نکلا تو بلّی

1 ...24 ربیع الآخر 1441 ہجری، 21 دسمبر 2019 کو ہونے والے امیرِ اہلِ سنّت دامت بَرَکاتُہم العالیہ کے بیان کا تحریری گُلدستہ۔

www.dawateislami.net

نے جھپٹّا مارا اور اُسے دَبوچ لیا۔ زِیاد نے کہا: ”جسے کوئی ضرورت ہو تو وہ اِس بلّی کی طرح مُستَقِل مزاجی (یعنی اِستِقامت) سے اُس میں لگا رہے اُسے کامیابی مل جائے گی۔“

(حلیۃ الاولیاء، 4/351، قول نمبر: 5826)

مُراقَبہ کہاں سے سیکھا؟

سِلسِلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے بارہویں پیر و مُرشِد حضرتِ ابو بکر شِبلی رحمۃُ اللہِ علیہ حضرتِ سَیِّدُنا اَبُو الحُسین نُوری رحمۃُ اللہِ علیہ کے پاس آئے تو اُنہیں نہایت دِل جَمعی اور خاموشی سے ایک کونے میں بے حِسّ و حرکت (یعنی بغیر ہِلتے جُلتے) بیٹھا پایا (یعنی مُراقَبے میں دیکھا)۔ حضرتِ سَیِّدُنا ابو بکر شبلی رحمۃُ اللہِ علیہ نے پوچھا: ”آپ نے ایسی دِل جمعی اور مُراقبہ (یعنی ایسی استقامت اور بغیر ہلے جُلے اس طرح بیٹھے رہنا) کہاں سے سیکھا؟“ فرمایا: ”ہماری ایک بلّی تھی اُس سے سیکھا ہے، جب وہ شکار کا اِرادہ کرتی تو (چوہے کے) بِل کے پاس گھات لگا (یعنی چُھپ) کر اِس طرح بیٹھتی کہ اُس کا ایک بال بھی حرکت نہ کرتا۔“ (احیاء العلوم، 5/131)

پتا چلا جب کوئی شخص کسی مقصد کو پانا چاہے تو اُسے چاہئے کہ استقامت کے ساتھ انتظار کرے، اُکتائے نہیں اِن شاءَ اللہ وہ اپنے مقصد کو پالے گا۔ (محاورہ ہے:) مَنْ جَدَّ وَجَدَ یعنی جس نے کوشش کی اس نے پالیا۔

اللہ پاک کے نزدیک زیادہ پسندیدہ عمل

اے عاشقانِ رسول! اِستقامت بہت بڑی نعمت ہے، بظاہر چھوٹا نظر آنے والا مگر مستقل (یعنی ہمیشہ) کیا جانے والا نیک عمل اللہ پاک کو زیادہ پسند ہے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: اللہ پاک کے آخری نبی محمدِ عربی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کی خدمت میں عرض کی گئی: اللہ پاک

www.dawateislami.net

کے نزدیک زیادہ پسندیدہ عمل کون سا ہے؟ فرمایا: ”وہ عمل جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔“
(بخاری، 4/237، حدیث: 6465)

بدقسمتی سے آج کل ہم میں اِستِقامت کی بہت کمی پائی جاتی ہے، ہم کسی بھی کام کو ہمیشہ جاری نہیں رکھ پاتے، جوش میں آکر بہت کچھ شروع کر لیتے ہیں مگر پھر آہستہ آہستہ پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔

اِستِقامت کسے کہتے ہیں؟

گناہوں سے بچتے ہوئے نیک اعمال کی پابندی کرنا اِستقامت کہلاتا ہے۔ (التعریفات للجرجانی، ص20) حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃُ اللہِ علیہ لکھتے ہیں: استقامت یہ ہے کہ بندہ رنج و غم، مصیبت و راحت میں اللہ پاک کی بندگی سے مُنہ نہ موڑے۔ استقامت ہی وِلایت کی جڑ ہے جس سے حضور (صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم) کی ہمراہی نصیب ہوتی ہے۔
(تفسیر نور العرفان، پ12، ھود، تحت الآیۃ: 112، ص372)

یہ حقیقت ہے کہ کسی کام کو اِستقامت کے ساتھ کرنا نفس پر بہت مشکل ہوتا ہے۔ کوئی بھی نیک عمل شروع کرتے وقت تو بڑا جوش ہوتا ہے جیسا کہ نماز شروع کرتے وقت بہت جوش سے پڑھتے ہیں، پھر آہستہ آہستہ چھوٹ جاتی ہیں، یونہی کسی کو نیک اعمال کے رسالے کے ذریعے اپنا جائزہ لینے پر استقامت نہیں ملتی، کسی کو ہر مہینے تین دن کے قافلے میں سفر کرنے پر استقامت نہیں ملتی، کسی کو ہفتہ وار اجتماع میں حاضری کی استقامت نہیں ملتی، کوئی کہتا ہے: دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں استقامت نہیں ملتی، اَلغَرَض! ہر ایک کو استقامت کی کمی کی شکایت ہے۔ عَرَبی مَقُولہ ہے: مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَجَدَّ وَجَدَ وَمَنْ قَرَعَ الْبَابَ وَلَجَّ وَلَجَ یعنی جو کسی چیز کی طلب میں محنت و کوشش کرتا ہے وہ اُسے ایک دِن ضرور پالیتا ہے اور جو کسی دروازے کو کھٹکھٹائے اور مسلسل کھٹکھٹاتا ہی چلا جائے تو وہ ایک دِن اُس میں ضرور داخل ہو جائے گا۔ (تعلیم المتعلم طریق التعلم، ص34) یعنی وہ دروازہ اس کے لئے کُھل جائے گا اور

www.dawateislami.net

وہ اس میں داخل ہونے میں کامیابی حاصل کرلے گا۔

استقامت کی اہمیّت کے مُتَعلّق بزرگوں کے اقوال

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرتِ مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: اِستقامت آدھی کامیابی ہے جیسا کہ غم آدھا بڑھاپا ہے۔(عیون الحکایات، ص173) حضرتِ سَیِّدُنا ابو علی جُوزجانی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”اِستقامت اِختیار کرو، کرامت کے طلبگار نہ بنو کیونکہ تمہارا نفس کرامت کی طلب میں رہتا ہے حالانکہ تمہارا ربّ تم سے استقامت کا مطالبہ فرماتا ہے۔“(رسالہ قشیریہ، ص240) صوفیائے کرام فرماتے ہیں: ایک اِستقامت ہزار کرامات سے بہتر ہے۔(تفسیر نور العرفان، پ12، ھود، تحت الآیۃ:112، ص372) ایک اور مشہور مقولہ ہے: اَلْاِسْتِقَامَۃُ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ یعنی استقامت کرامت سے بڑھ کر ہے۔

اے عاشقانِ رسول! جس نیک کام پر آپ کو اِستقامت نہیں مل پا رہی اس کے بارے میں سنجیدگی سے غور و فکر کرتے (یعنی اس کو Serious لیتے) ہوئے اپنا ذہن بنائیے کہ اِن شاءَ اللہ اَب میں اِس نیک کام میں ناغہ نہیں ہونے دوں گا، چاہے دل لگے یا نہ لگے، پھر بھرپور کوشش کیجئے، اِن شاءَ اللہ آہستہ آہستہ آپ اس میں کامیاب ہو جائیں گے اور آپ کو استقامت مل جائے گی۔ دیکھئے! اگر پانی کا قطرہ کسی پتّھر پر مُسَلْسَل گرتا رہے تو وہ پتّھر میں اس جگہ پر سوراخ کر دیتا ہے۔ لہٰذا مسلسل کوئی کام ہو تو اس کا اپنا ایک اثر ہوتا ہے، اگر آپ نے نوٹ کیا ہو (میں نے نوٹ کیا ہے) کہ گرم اور ٹھنڈے پانی کا ایک مکسچر نَل ہوتا ہے، اس کے دو ہینڈل ہوتے ہیں، عام طور پر ایک ہینڈل زیادہ استعمال ہوتا ہے، جو ہینڈل استعمال ہوتا رہتا ہے اور جس پر ہاتھ لگتے رہتے ہیں وہ تھوڑا چمکدار اور صاف ستھرا رہتا ہے جبکہ جس ہینڈل

www.dawateislami.net

کو بالکل ٹچ نہیں کیا، اس پر زنگ وغیرہ آجاتا ہے، تو جس کو مسلسل ہاتھ لگتے رہے اس کی صفائی ہوتی رہی اور جس کو ہاتھ نہیں لگے وہ زنگ آلود ہو گیا، اسی طرح کئی چیزیں اور مشینیں ایسی ہوتی ہیں کہ اگر ان کو مسلسل استعمال نہ کریں تو وہ جام ہو جاتی ہیں اور بعض اوقات کام کرنا بھی چھوڑ دیتی ہیں، ان کو رَواں کرنے کے لئے پھر جِدّوجَہْد کرنی پڑتی ہے، لہٰذا اگر ہم استقامت کے ساتھ کام کریں چاہے وہ تھوڑا ہو، تو ایک دن ایسا آئے گا کہ وہ ہماری رگ وپے (یعنی دل و دماغ) میں سَرایَت کر جائے گا، پھر اس کام کے بغیر ہمیں چَین نہیں آئے گا، جس طرح جو پکّے نمازی ہوتے ہیں ان کو نماز پڑھے بغیر چین نہیں آتا، مثال کے طور پر رات کو جاگ رہے ہیں اور فجر کی اذان میں تھوڑی دیر رہ گئی ہے تو جو پکا نمازی ہو گا وہ سوئے گا نہیں، اگر بِالْفَرْض وہ لیٹے گا تو اس کو نیند نہیں آئے گی، اس کو ٹینشن لگی ہو گی کہ کہیں میری نماز نہ رہ جائے، اسی طرح جو جماعت سے نماز پڑھنے کا پابند ہو گا، کیسی ہی مصروفیت کیوں نہ ہو، جب وہ اذان سن لے گا اور جماعت کھڑی ہونے والی ہو گی تو وہ ہر کام چھوڑ دے گا اور یہ سب اس کی فِطرت میں شامل ہو جائے گا۔ اس کے بَرعکس جو نماز تو پڑھتا ہے مگر جماعت سے نہیں پڑھتا بلکہ اُسے جماعت مل گئی تو ٹھیک اور نہ ملی تو کوئی افسوس نہیں ہوتا، اسی طرح جو اَدھورے نمازی ہوتے ہیں ان کو بھی پروا نہیں ہوتی کہ جماعت جاتی ہے تو جائے یہاں تک کہ اگر ان کی نماز قضا بھی ہو جائے تب بھی انہیں اس کا کوئی صدمہ نہیں ہوتا لیکن جو پکا نمازی ہو گا وہ نماز قضا نہیں کرے گا، جماعت نہیں چھوڑے گا، اسی طرح جو پہلی صف کا عادی ہو گا وہ پہلی صف پانے کے لئے کوشش کرے گا تو اس سے پہلی صَف نہیں چھوٹے گی، میں (یعنی امیرِ اہلِ سنّت) نے رمضانُ المبارک کے اعتکاف میں نوٹ کیا ہے کہ بعض لوگوں کو یہ جذبہ

www.dawateislami.net

ہوتا ہے کہ وہ سَحَری میں پہلی صف میں بیٹھ کر اپنے بیگ سے کچھ نہ کچھ نکال کر کھا رہے ہوتے ہیں تاکہ پہلی صف نہ چھوٹ جائے جبکہ بعض مُعْتَکِفِین کو پہلی صف پانے کی کوئی پروا نہیں ہوتی، ان میں سے کئی ایسے ہوتے ہیں کہ ان کی جماعت کی کئی رکعتیں نکل جاتی ہیں بلکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہوگا کہ ان کی پوری جماعت ہی نکل جاتی ہوگی۔ یہ سب اپنے جذبے اور استقامت کی بات ہے۔ بہر حال کوئی بھی کام مسلسل کرنے سے ہی استقامت مل سکتی ہے۔

20 سال سے ایک چیز کی طلب

اے عاشقانِ رسول! ہمارے بُزُرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم نیک کاموں کی عادت بنانے اور ان پر استقامت پانے کے لئے کئی سالوں تک کوشش فرماتے تھے جیسا کہ حضرتِ سَیِّدُنا مُوَرِّق عِجْلی رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: 20 سال ہو چکے ہیں، میں اللہ پاک سے ایک چیز کے بارے میں سوال کر رہا ہوں مگر مجھے میرا مقصد مل نہیں رہا، اور میں مایوس بھی نہیں ہوا، کسی نے عرض کی: آخر ایسی کیا ضرورت ہے کہ آپ 20 سال سے دعا مانگ رہے ہیں تو آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے ارشاد فرمایا: ”(میری ضرورت یہ تھی کہ) میں فُضُول باتیں کرنا چھوڑ دوں۔“

(الزہد للامام احمد بن حنبل، ص310، قول نمبر: 1762 بتغیرٍ قلیلٍ)

سُبْحٰنَ اللہ! حضرت مُوَرِّق عِجْلی رحمۃُ اللہِ علیہ سے ہمیں کتنی کمال کی بات حاصل ہوئی کہ آپ 20 سال تک ایک دعا مانگتے رہے، افسوس! ہم یہ سوچ کر دعا ہی نہیں مانگتے کہ ہماری دعا قبول نہیں ہوتی اور بعض لوگ تو یوں بَک بَک شروع کر دیتے ہیں کہ نعوذُ بِاللہ! اللہ پاک ہماری نہیں سنتا، یاد رکھئے! اللہ پاک سے مانگتے چلے جائیں، اگر نہیں مل رہا، تاخیر ہو رہی ہے تو یقیناً اس میں ہماری بہتری ہے کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ ہماری بہتری کس میں ہے جیسا کہ ماں غصے میں آکر بیٹے کو بد دعا دیتی ہے کہ تُو پھٹ پڑے، غارَت ہو جائے۔ تو اللہ پاک اس

www.dawateislami.net

کو قبول نہیں کرتا یعنی اس کا اثر ظاہر نہیں کرتا، اگر اللہ پاک اس دعا کا اثر ظاہر کر دے یعنی ماں بد دعا دے کہ تُو پھٹ پڑے اور بیٹا پھٹ جائے تو پھر روئے گا کون؟ بیٹا یا ماں؟ بیٹا تو پھٹ کر خاموش ہو گیا، اب ماں عمر بھر روئے گی، اسی لئے یہ بھی اللہ پاک کی نعمت اور رحمت ہے کہ اس نے ماں کی دی ہوئی بد دعا قبول نہیں فرمائی ورنہ اگر وہ قبول کر لیتا تو ماں ہی تکلیف میں آجاتی اور اللہ پاک نے اسے تکلیف سے بچا لیا۔ اسی طرح ہم اور بہت ساری دعائیں مانگتے ہیں لیکن وہ ہمارے حق میں بہتر نہ ہونے کی وجہ سے بارہا قبول نہیں کی جاتیں (یعنی ان کا اثر ظاہر نہیں کیا جاتا) ورنہ ہر دعا 100 فیصد قبول ہی قبول ہے۔ یاد رہے! قبولیت کی مختلف صورتیں ہیں، ایک صورت یہ ہے کہ اس دعا کا اثر ظاہر ہو جاتا ہے جیسے ہم کہتے ہیں کہ دعا کی تو فُلاں کام ہو گیا تو یہ قبولیت ہی کہلاتی ہے۔ یونہی قبولیت کی دوسری صورت یہ ہے کہ اس دعا کی وجہ سے کوئی مشکل حل ہو جاتی اور آنے والی مصیبت ٹَل جاتی ہے جس کا ہمیں پتا نہیں چلتا۔ قبولیت کی تیسری صورت یہ ہے کہ دعا چونکہ ایک عبادت ہے لہٰذا قیامت کے دن اس کا اجر محفوظ ملے گا۔ وہ دعائیں جو دنیا میں قبول نہیں ہوئی تھیں یعنی ان کا ظاہری اثر بندے نے نہیں دیکھا تھا، قیامت کے دن جب بندہ ان کا اجر و ثواب دیکھے گا تو تمنّا کرے گا کہ کاش دنیا میں میری کوئی بھی دعا قبول نہ ہوئی ہوتی اور آج قیامت کے دن مجھے اس کا اجر و ثواب مل جاتا۔ دعا میں استقامت عظیم شے ہے، دیکھئے! حضرتِ مُوَرِّق عِجْلی رحمۃُ اللہِ علیہ 20 سال سے دعا مانگ رہے تھے اور فرمایا کہ جو چیز مانگ رہا ہوں چاہے وہ نہ ملے لیکن میں نے بھی یہ دروازہ کبھی نہیں چھوڑنا اور نہ ہی میں مایوس ہوں۔ ہم نے بھی اپنے رب کا دروازہ نہیں چھوڑنا اور اس کے دروازے پر پڑے رہنا ہے کہ پڑے ہی رہنے سے کام ہو گا، اس کی بارگاہ میں جُھکے رہیں اور اس سے اپنی مُرادیں مانگتے رہیں کہ وہ کریم ہے اور اس کی رحمت بہت بڑی ہے۔

www.dawateislami.net

حضرتِ مُوَرِّق عجلی رحمۃُ اللہِ علیہ نے دعا بھی کیسی پیاری مانگی کہ فضول بولنے کی عادت چھوٹ جائے۔ بدقسمتی سے فضول باتیں کرنے کے لئے ہم موقع تلاش کرتے ہیں، سوشل میڈیا پر ذرا سا کوئی موقع یا Issue (یعنی مسئلہ) ملے تو کمنٹس دینا شروع ہو جاتے ہیں، اسی طرح اگر دوستوں میں کوئی Issue ملے یا کوئی بات ہو جائے تو اس پر لیکچر دینا اور تبصرے کرنا شروع ہو جاتے ہیں، پھر چاہے وہ فضول ہوں یا معاذَ اللہ گناہوں بھرے، ہم پیچھے ہٹنے کے لئے تیار نہیں ہوتے جبکہ اللہ والوں کی عاجزی دیکھئے کہ اللہ پاک کا دروازہ نہیں چھوڑنا اور دعا مانگتے رہنا ہے، پتا چلا کہ اگر کوئی فضول باتوں کو چھوڑنے کے لئے جِدّ و جَہد کرے گا تو ہی استقامت ملے گی۔

ہماری فالتو باتوں کی عادت دُور ہو جائے　　لگائیں مُستقل قفلِ مدینہ لب پہ ہم مولیٰ

(وسائلِ بخشش، ص99)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

20 سال تک مَشَقَّت کے ساتھ عبادت

حضرتِ سَیِّدُنا عُتْبَۃُ الغلام رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں 20 سال تک مَشَقَّت کے ساتھ نماز پڑھتا رہا اور (اس کے بعد) 20 سال سے نماز سے لُطف اَندوز ہو رہا ہوں۔

(حلیۃ الاولیاء، 10/9، قول نمبر: 14305)

یعنی میں نے 20 سال تک اپنے نفس کو مار کر اسے زبردستی عبادت پر آمادہ کیا، وہ مانتا نہیں تھا لیکن میں مشقت اُٹھاتا رہا، محنت اور کوشش کرتا رہا، اس کے بعد 20 سال ہو چکے ہیں میرا عبادت میں ایسا دل لگا ہوا ہے کہ اس نعمت سے مزہ لے رہا ہوں اور اللہ پاک کی عبادت سے لطف اندوز ہو رہا ہوں۔ جبکہ ہماری حالت تو یہ ہے کہ دل نہیں لگا تو نماز چھوڑ دی، دل

www.dawateislami.net

نہیں لگا تو نیک اعمال کرنا چھوڑ دیئے، دل نہیں لگا تو قافلے سے پیچھے ہٹ گئے جو ہمارے لئے سنتیں سیکھنے سکھانے کا ذریعہ ہے، دل نہیں لگا تو سنّتوں بھرے اجتماع میں جانا چھوڑ دیا جو ہماری آخرت بناتا ہے، دل نہیں لگا تو اچھی صُحبت سے نکل کر بُری صحبت میں جا پہنچے۔ یاد رکھئے! دل لگے یا نہ لگے اگر ہم اللہ پاک کی رضا کے لئے نیک کاموں میں لگے رہیں تو ان بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم کی طرح ہمارا دل بھی لگ ہی جائے گا۔ اِن شاءَ اللہُ الکریم

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نیک اَعمال پر استقامت پانے کے لئے اِستقامت کے ساتھ اللہ پاک کی عبادات کرنے والے بزرگوں کے واقعات پڑھنا سننا بھی بڑا فائدے مند ہے، اِس سے عبادت کرنے اور اس پر اِستقامت حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے چنانچہ

بُلند مَقام کا حُصُول

حضرتِ عبد اللہ بن مبارک رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: تابِعی بُزُرگ حضرتِ عبد اللہ بن عَون رحمۃُ اللہِ علیہ کو اِستقامت کی وجہ سے بلند مقام حاصل ہوا۔ (حلیۃ الاولیاء، 3/47، قول نمبر: 3111)

40 سال تک نہیں ہنسے

حضرتِ سَیِّدُنا حَسَن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ (خوفِ خدا کی وجہ سے) 40 سال تک نہیں ہنسے۔ (احیاء العلوم، 4/231) یاد رکھئے! زور زور سے ہنسنا اور قہقہہ لگانا سُنّت نہیں۔

40 سال تک قرآنِ کریم پڑھایا

حضرتِ سَیِّدُنا ابو عبدُ الرحمٰن سُلَمی رحمۃُ اللہِ علیہ نے 40 سال تک مسجد میں قرآنِ کریم پڑھایا۔ (اللہ والوں کی باتیں، 4/241)

افسوس! ہمارا مدرسۃُ المدینہ بالغان میں پڑھنے کا دل کرتا ہے نہ ہی پڑھانے کا، کاش!

www.dawateislami.net

صد کروڑ کاش! جس طرح ہمیں دنیاوی چیزوں اور دنیاوی مال کی طلب میں استقامت مل جاتی ہے اسی طرح نیکیوں کی طلب میں بھی استقامت مل جائے۔

20 سال تک دنیاوی گفتگو سے پرہیز

تابعی بزرگ حضرتِ رَبِیْع بن خُثَیْم رحمۃُ اللہِ علیہ نے 20 سال تک دُنیاوی گفتگو نہیں کی۔

(احیاء العلوم، 3/137)

40 سال تک عشا کے بعد گفتگو نہ کی

حضرتِ سَیِّدُنا مَنْصُور بن مُعْتَمِر رحمۃُ اللہِ علیہ نے 40 سال تک عشا کے بعد گفتگو نہ فرمائی۔

(احیاء العلوم، 3/137)

30 سال سے دو چیزوں کا علاج

ایک عالِمِ دین نے فرمایا: میں 30 سال سے دو چیزوں کا علاج کر رہا ہوں: ﴿1﴾ لوگوں سے لالچ و طَمع چھوڑنا ﴿2﴾ خالص اللہ پاک کے لئے عمل کرنا۔

(حلیۃ الاولیاء، 7/320، قول نمبر: 10673)

حضرتِ جُنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کا معمول

سِلسِلۂ عالیہ قادریہ رضویہ عطّاریہ کے 11 ویں پیر و مُرشِد حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کا 30 سال تک یہ معمول رہا کہ عشا کی نماز کے بعد کھڑے ہو کر صبح تک اللہ اللہ پڑھتے رہتے اور اسی وُضو سے صبح کی نماز اَدا کرتے۔ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ کی 20 سال تک تکبیرِ اُولیٰ فوت نہ ہوئی۔

(شرح شجرہ قادریہ، ص73)

اے عاشقانِ اولیا! باجماعت نماز میں جو پہلی تکبیر (یعنی تکبیرِ تحریمہ) کہی جاتی ہے اسے "تکبیرِ اُولیٰ" کہتے ہیں۔ غور کیجئے! حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ نے استقامت کے ساتھ

www.dawateislami.net

20 سال تک تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھی۔ ہم سے اگر کوئی سوال کرے کہ کیا آج آپ نے پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ پڑھیں؟ تو ہو سکتا ہے یہی جواب ملے کہ آج پانچوں نمازوں میں مجھے ایک بھی تکبیر اُولیٰ نہیں ملی، یہ بھی جواب ہو سکتا ہے کہ پانچوں نمازیں تو کیا پانچ دن ایسے بھی گزرے ہیں کہ ایک بھی تکبیر اُولیٰ نہیں ملی اور یہ جواب بھی ممکن ہے کہ پانچ مہینے گزر گئے لیکن ایک بھی تکبیر اُولیٰ نہیں مل سکی۔

حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کوئی عام شخصیت نہیں بلکہ سِلسلۂ عالیہ قادریہ رضویہ کے بہت بڑے پیشوا اور اللہ پاک کے ولی گزرے ہیں، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ہمارے پیر و مرشد حضور غوثِ پاک رحمۃُ اللہِ علیہ کے مشائخ اور پیروں میں سے ہیں، ہمارے شجرۂ قادریہ میں یہ جو شعر پڑھا جاتا ہے: ”جُندِ حق میں گِن جنیدِ باصَفا کے واسطے“ اس سے آپ رحمۃُ اللہِ علیہ ہی مراد ہیں۔ ان کی استقامت دیکھئے کہ 20 سال تک تکبیرِ اُولیٰ نہیں چھوڑی، افسوس! ہمیں پانچوں نمازیں تکبیرِ اُولیٰ کے ساتھ تو کیا باجماعت بھی (پڑھنے کو) نہیں ملتیں، کبھی فُرصت مل گئی یا موڈ ہو گیا تو مسجد پہنچ گئے اور پوری جماعت مل گئی ورنہ اَدھوری ہی ملتی ہے۔ بدقسمتی سے اعتکاف کرنے والوں میں سے بھی بعض کو پوری جماعت نہیں ملتی۔ اللہ پاک ہمیں نمازی بنادے، ورنہ ہمارا حال یہ ہے کہ ”مَن اپنا پُرانا پاپی ہے، برسوں میں نمازی بن نہ سکا۔“ اللہ پاک اِن اولیائے کرام پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور اِن کے صدقے ہماری بے حساب مغفرت فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
میں پڑھتا رہوں سنّتیں، وقت ہی پر ہوں سارے نوافِل ادا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص89)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

بے مثال عاجزی کی مثال (واقعہ)

حضرتِ سَیِّدُنا جنیدِ بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے اُستاذِ محترم کے بارے میں ہے کہ ایک شخص نے اُنہیں تین بار کھانے کی دعوت دی، آپ جب بھی جاتے تو وہ واپس لوٹا دیتا، یہاں تک کہ چوتھی مرتبہ وہ آپ کو اپنے گھر لے آیا اور آپ سے بار بار لوٹائے جانے کے باوجود ناراض نہ ہونے کی وجہ پوچھی، آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے جوابِ ارشاد فرمایا اس پر وہ لوگ جو اپنے آپ کو اپنے منہ سے فقیر، سَراپا تقصیر اور بڑا گناہ گار بندہ ہوں وغیرہ کہتے ہیں، غور کریں کہ ان کا ایسا کہنا کہاں تک درست ہے؟ آپ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے ناراض نہ ہونے کی وجہ یہ بتائی کہ "میں 20 سال تک اپنے نفس کو ذِلّت پر راضی رہنے کا عادی بناتا رہا یہاں تک کہ اَب اس کی حالت کُتّے جیسی ہو گئی ہے کہ جب اِس کو دُھتکارا جائے تو چلا جاتا ہے، جب اس کو بُلایا جائے تو لوٹ آتا ہے، اگر تم مجھے 50 مرتبہ بھی لوٹا دیتے اور اس کے بعد پھر بُلاتے تو میں چلا آتا۔" (احیاء العلوم، 5/81 ملخصاً)

اے عاشقانِ رسول! اسے کہتے ہیں اصل استقامت اور عاجزی! ہم اپنے آپ کو زبانی کلامی بڑے عاجز، مسکین، گناہ گار اور فقیر حقیر سراپا تقصیر کہتے ہیں، یاد رہے! اگر کوئی خود کو ایسا کہتا ہو تو ہم اس پر بدگمانی نہیں کریں گے لیکن جو بھی کہے وہ خود غور کرلے کہ کیا دل کی کیفیّت واقعی فقیرانہ، حقیرانہ اور مسکینوں والی ہے؟ یا مزاج کے خلاف ذرا سی بات ہوئی اور عاجزی کے اگلے پچھلے سارے ریکارڈ دریا میں ڈبو دیئے، بِپھر گئے اور شور شرابا شروع کر دیا! ایسا بندہ ہرگز عاجز و فقیر نہیں ہو سکتا۔ اصل مسکینی اور عاجزی حضرتِ جنید بغدادی رحمۃُ اللہِ علیہ کے استاد کی ہے جو لائقِ تقلید ہے، اللہ پاک ہمیں بھی حقیقی عاجزی نصیب فرمائے۔ بزرگانِ دین رحمۃُ اللہِ علیہم نے لکھا ہے کہ جو دوسروں کے سامنے زبانی کلامی عاجزی کے الفاظ بولتا ہے وہ حقیقت میں ریاکاری کرتا ہے تاکہ لوگوں پر اپنی چھاپ ڈال سکے لیکن یاد رہے!

www.dawateislami.net

جو بھی عاجزی کے الفاظ کہتا ہو اُس پر بد گمانی نہیں کریں گے اور نہ ہی کسی مُعَیَّن شخص پر کلام کریں گے کہ اس کے دل کی کیفیّت ہم نہیں جانتے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

استقامت میں رُکاوَٹ چیزیں

اے عاشقانِ رسول! راہِ استقامت پر چلنے میں ایک بہت بڑی رُکاوٹ سُستی بھی ہے کیونکہ جب کسی شخص کا کوئی کام کرنے کا دِل ہی نہیں کرے گا تو وہ اُس پر استقامت کیسے حاصل کرے گا؟ لہٰذا سُستی بھگایئے اور اِس سے پیچھا چُھڑایئے کہ یہ بہت بڑی آفت و مصیبت ہے کیونکہ سُست انسان دِین و دُنیا کا کوئی بڑا کام نہیں کر سکتا جبکہ اِستقامت کے ساتھ تھوڑا تھوڑا کام کرنے والا بھی ایک دِن اپنی منزل پالیتا ہے۔ جیسا کہ خرگوش اور کچھوے کا مقابلہ ہوا کہ کون پہلے فُلاں مقام تک پہنچتا ہے تو خرگوش نے دِل میں سوچا میں بہت تیز رفتار ہوں، تھوڑی ہی دیر میں چھلانگیں لگاتا ہوا وہاں پہنچ جاؤں گا، لہٰذا اس نے سُستی کا مُظاہَرہ کرتے ہوئے ارادہ کیا کہ چند منٹ آرام کرلیتا ہوں، جبکہ کچھوا اپنی سُست رفتار کے ساتھ مُسَلسَل چلتا رہا اور خرگوش سے پہلے مطلوبہ مقام تک پہنچ گیا۔ غور کیجئے! خرگوش پُھرتیلا ہونے کے باوُجود سُستی کی وجہ سے مارا گیا، پتا چلا کہ چاہے کام تھوڑا ہو اور آہستہ بھی ہو لیکن مسلسل ہو تو اس میں کامیابی مل سکتی ہے۔

سُستی کے سبب عبادت تَرک کرنے والا

فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اللہ پاک جس شخص کو عبادت کا عادی بنادے اور پھر وہ سُستی کی وجہ سے اُسے چھوڑ دے تو اللہ پاک اُس سے ناراض ہو جاتا ہے۔

(اتحاف السادۃ المتقین، 3/763)

حنفیوں کے عظیم پیشوا، امامِ اعظم ابو حَنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ نے اپنے قابل ترین شاگرد امام

www.dawateislami.net

ابو یُوسُف رحمۃُ اللہِ علیہ سے فرمایا: تم بہت کُند ذہن (یعنی پڑھنے میں کمزور) تھے مگر تمہاری کوشش اور مُداوَمت (یعنی اِستقامت) نے تمہیں آگے بڑھا دیا۔ (راہِ علم، ص45)

اے عاشقانِ رسول! امام ابو یوسف رحمۃُ اللہِ علیہ پڑھائی میں کمزور ہونے کے باوجود پڑھتے رہے، کبھی پیچھے نہیں ہٹے مگر افسوس! ہمارے کئی طَلَبہ پیچھے ہٹ جاتے ہیں، عام طور پر ہر مدرسے میں درسِ نظامی کی پہلی کلاس میں بہت سارے طَلَبائے کِرام داخلہ لیتے ہیں لیکن پھر دوسری اور تیسری کلاس میں پیچھے ہٹنا شروع ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ دورۂ حدیث شریف (آخری کلاس) میں گنتی کے طَلَبائے کرام پہنچتے ہیں، جو طلبائے کرام جامعاتُ المدینہ میں درسِ نظامی یا مدارسُ المدینہ میں حِفظ کر رہے ہیں وہ یاد رکھیں کہ چاہے 50 سال لگ جائیں لیکن آپ استقامت کے ساتھ لگے رہیں، اِن شاءَ اللہ آپ کو پڑھنے کا ثواب ملتا رہے گا اور اپنا یہ ذہن بنالیں کہ کچھ بھی ہو جائے، چاہے کچھ سمجھ میں آئے یا نہ آئے، گردانیں یاد ہوں یا نہ ہوں، صَرف و نَحو مشکل لگے یا نہ لگے آپ نے لگے رہنا ہے، ہو سکتا ہے کہ ابتدا میں مشکل لگے لیکن آہستہ آہستہ علمِ دین آسان ہو جائے گا، اسی طرح جب آپ پڑھنے لگیں تو یوں نیت کر لیں کہ میں علمِ دین پڑھنا چاہتا ہوں پھر اس کے لئے دعا کریں، وظیفے پڑھیں اور دوسروں سے بھی دعا کروائیں اِن شاءَ اللہ آپ پڑھ جائیں گے۔ دیکھئے! امام ابو یوسف رحمۃُ اللہِ علیہ کُند ذہن تھے لیکن محنت کرتے رہے تو بہت بڑے امام اور مُجتہِد بن گئے، یہ بہت بڑا مرتبہ ہے، امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃُ اللہِ علیہ کے بہت سے شاگرد ہیں لیکن آپ کے سب سے بہترین اور اعلیٰ درجے کے دو شاگرد ہیں: امام محمد اور امام ابو یوسف رحمۃُ اللہِ علیہما۔

فُضُول گوئی کی نکلے عادت ہو دُور بے جا ہنسی کی خَصلت
دُرُود پڑھتا رہوں میں ہر دَم امامِ اعظم ابو حنیفہ

(وسائلِ بخشش، ص583)

www.dawateislami.net

دُعائے مصطفٰے صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم

پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم یوں دُعا مانگا کرتے تھے: ”اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْكَسَلِ وَاَرْذَلِ الْعُمُرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ“ یعنی (اے اللہ پاک!) میں بخل، سُستی، بڑھاپے کی اِنتہائی عمر، قبر کے عذاب، دَجّال کے فتنے، زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ (بخاری، 3/257، حدیث: 4707) اس حدیثِ پاک میں ”اَرْذَلِ الْعُمُرِ“ (یعنی بڑھاپے کی اِنتہائی عمر) سے نِکمّی عُمر کے بوڑھے مراد ہیں جو گھر کے کسی کونے میں پڑے ہوتے ہیں اور کسی کام کے نہیں ہوتے، اس عمر سے پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے اللہ پاک کی پناہ مانگی ہے۔ یونہی سُستی سے بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے پناہ مانگی ہے حالانکہ سرکار صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جیسا چُست نہ تو کوئی ہوا، نہ ہوگا مگر پھر بھی سستی سے متعلّق آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم اللہ پاک کی بارگاہ میں عرض کر رہے ہیں۔ اسی طرح پیارے آقا صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم گناہوں سے معصوم ہیں، اِس کے باوجود مختلف روایات میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم دن میں کبھی 70 یا 100 مرتبہ اِستِغفار پڑھا کرتے تھے جبکہ ہمیں دن رات گناہ کرنے کے باوجود ایک بار بھی اِستِغفار پڑھنے کی توفیق نہیں ملتی۔

شیخ نَجمُ الدّین رحمۃُ اللہِ علیہ کے دو اَشعار کا ترجمہ ہے: ﴿1﴾ فرمانبردار رہو، محنت کرتے رہو اور سُستی سے کام مت لو کہ ایک دِن تمہیں اپنے رَب کی طرف ضرور لوٹنا ہے۔ ﴿2﴾ راتوں کو سونا چھوڑ دو، مخلوق میں سے بہتر وہ ہے جو راتوں کو بہت کم سوتا ہے (تاکہ خوب عبادت کر سکے۔) (راہِ علم، ص 85)

یاد رکھئے! یہاں رات میں جاگنے والے وہ لوگ مراد نہیں جو رات کو دو بجے گھر آتے ہیں اور انہیں اتنی توفیق نہیں ہوتی کہ وہ گاڑی سے اُتر کر ڈور بیل بجائیں بلکہ گاڑی کھڑی کر

www.dawateislami.net

کے گلی کے اندر ہارن بجاتے رہتے ہیں، گویا وہ اپنی حماقت کا یوں اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ اگر کبھی بے وقوف کو نہ دیکھا ہو تو مجھے دیکھ لو، اور نہ ہی وہ نوجوان مراد ہیں جو آدھی رات کو بائیک کا سائلنسر نکال کر گھومتے، گلی میں کھیلتے، شور مچا رہے ہوتے اور چوپال لگا کر گپیں مار رہے ہوتے ہیں، ان کے یوں رات میں جاگنے پر انہیں کوئی ثواب نہیں ملے گا۔ رات میں تو کتّا بھی جاگتا ہے اور بھونک بھونک کر نہ خود سوتا ہے نہ دوسروں کو سونے دیتا ہے، یہاں وہ لوگ مراد ہیں جو اللہ پاک کی عبادت کے لئے جاگتے ہیں مثلاً سنّتوں بھرے اجتماع میں رات گزارتے ہیں کہ جہاں کچھ سونے کا وقفہ بھی ہوتا ہے اور تہجد کی نماز بھی ملتی ہے، یونہی رات جاگ کر مدنی مذاکرے میں شرکت کرتے، علمِ دین حاصل کرتے، عالمِ دین کی صحبت میں بیٹھتے، دین پڑھتے، قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہیں تو ان کا جاگنا یقیناً عبادت ہے اور وہ جو دوسروں کو پریشان کرتے ہیں ان کا فرض نمازوں کے علاوہ دن رات سوئے رہنا ہی اچھا ہے تاکہ ان کے شَر سے لوگ بچے رہیں، اپنے شر سے لوگوں کو بچانا بھی کارِ ثواب ہے لیکن اس میں اچھی نیّت کا ہونا ضروری ہے، ایسا نہیں کہ خَر دماغ ہے اور لوگوں کو اپنے شر سے محفوظ نہیں رکھ سکتا تو اب سویا پڑا رہے یا نیند کا اِنْجکشن لگوالے۔ اللہ کرے ہم ایسے شریر نہ بنیں کہ ہمارے شر سے لوگوں کو تکلیف پہنچے بلکہ ہم نیک بن جائیں۔ نیک بننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے عاشقانِ رسول کی صحبت میں رہیں گے تو اِن شاءَ اللہ نیک بھی بن جائیں گے۔

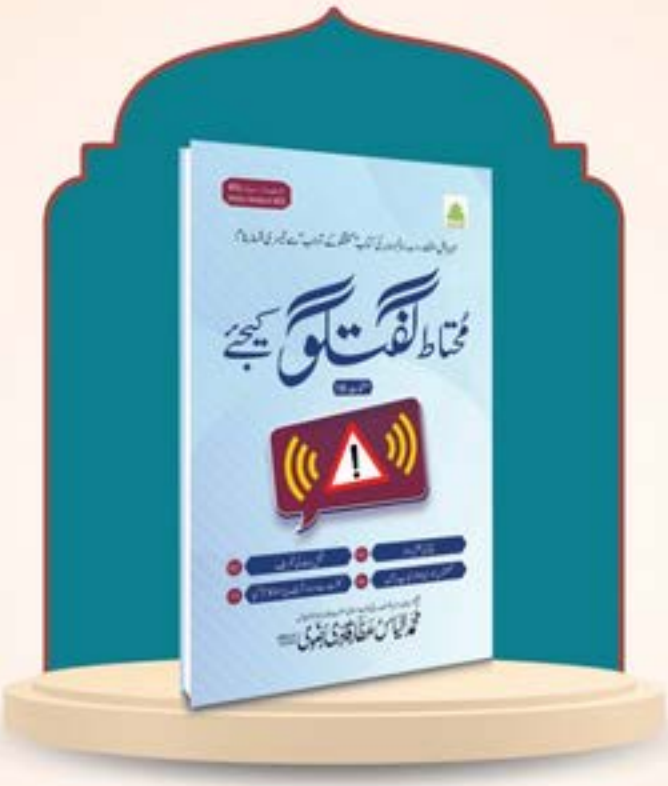
بنادے مجھے نیک نیکوں کا صَدقہ گناہوں سے ہر دم بچا یاالٰہی
عبادت میں گزرے مری زِندگانی کرم ہو کرم یاخدا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش، ص 105)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

www.dawateislami.net

اگلے ہفتے کا رسالہ



978-969-722-918-5
01082615

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
+92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net